آیات نمبر 34 تا 52 میں اہل ایمان کے لئے جنت کے باغوں کی بشارت۔ مشرکین کو انتباہ کہ دنیا میں تو تمہیں مال و دولت مل گیا لیکن روز قیامت نیک اعمال کرنے والے اہل ایمان ہی کامیاب ہوں گے۔ منکرین پر اس دن ذلت طاری ہوگی۔ اس دنیا میں انہیں ڈھیل دی جارہی ہے لیکن ان کا انجام بہت عبرت ناک ہوگا۔ کفار کو فہمائش کہ رسول اللہ (ﷺ) بغیر کسی ذاتی غرض کے اللہ کا پیغام تم تک پہنچا رہے ہیں۔ رسول اللہ (ﷺ) کو ہدایت کہ اللہ کا فیصلہ آنے تک مشرکین کی باتوں پر صبر سے کام لیں۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ بے شک پرہیزگار لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمتوں سے بھرے جنت کے باغات ہیں اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم فرماں برداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے ؟ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم کیسا فیصلہ کرتے ہو ؟، مشرکین مکّہ کہتے تھے کہ اگر کبھی قیامت آئی بھی تو ہمیں وہاں بھی دنیا کی طرح بہترین نعمتیں ملیں گی اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو کہ تمہارے لئے آخرت میں وہی کچھ ہوگا جو تم پسند کرو گے ؟ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ کیا تم نے روز قیامت تک کے لئے ہم سے کوئی عہد و پیمان لے لیا ہے کہ اس دن تمہیں وہی کچھ ملے گا جو تم خواہش کرو گے ؟ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اے نبی (ﷺ) ! ان سے دریافت کیجئے کہ وہ کون ہے جو ان باتوں کا ذمہ لیتا ہے ؟ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا

بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ﴿۴۱﴾ ان لوگوں نے اللہ کے جو شریک ٹھہرائے ہوئے ہیں کیا انہوں نے اس بات کا ذمہ لیا ہے، اگر یہ سچے ہیں تو اپنے ان شریکوں کو بلا لائیں

یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ﴿۴۲﴾ اور جس دن قیامت کی ہولناکی اپنے عروج پر ہوگی تو لوگوں کو سجدہ کے لئے بلایا جائے گا مگر یہ کافر سجدہ نہ کر سکیں گے

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ قَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ﴿۴۳﴾ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، اس رسوائی کا سبب یہ ہے کہ جب دنیا میں یہ توانا و تندرست تھے اور انہیں سجدہ کے لئے بلایا جاتا تھا تو یہ انکار کرتے تھے

فَذَرْنِیْ وَ مَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ﴿۴۴﴾ پس اے نبی (ﷺ)! اس کلام کے جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجئے، ہم ان کو اس طرح بتدریج عذاب کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی

وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ﴿۴۵﴾ اور میں انہیں مہلت دے رہا ہوں، بیشک میری تدبیر بہت پختہ ہے۔

اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ﴿۴۶﴾ کیا آپ تبلیغ دین پر ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں کہ وہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ﴿۴۷﴾ یا ان کے پاس غیب کی خبریں آتی ہیں جنہیں یہ لکھ لیا کرتے ہیں

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَ هُوَ

مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾ پس آپ صبر کے ساتھ اپنے رب کے حکم کا انتظار کیجئے اور مچھلی والے یونس علیہ السلام کی طرح جلدی نہ کیجئے کہ بالآخر انہوں نے اللہ کو اس حال میں پکارا کہ وہ غم سے بھرے ہوئے تھے لَوْ لَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾ اگر ان کے رب کا فضل ان کی دستگیری نہ کرتا تو وہ برے حال میں چٹیل میدان میں پڑے رہ جاتے فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٥٠﴾ پھر ان کے رب نے انہیں برگزیدہ فرمالیا اور صالح بندوں میں شامل کر لیا حضرت یونس (علیہ السلام) اللہ کے حکم کے بغیر ہی اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے۔ سزا کے طور پر انہیں ایک مچھلی نے نگل لیا۔ پورا واقعہ سورۃ صافات [آیت نمبر 139 تا 148] میں درج ہے وَ اِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾ اور یہ کافر لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو آپ کو ایسی تیز نظروں سے دیکھتے ہیں کہ گویا صحیح راہ سے آپ کے قدم ڈگمگا دیں گے اور کہتے ہیں کہ بے شک یہ شخص تو ایک دیوانہ ہے وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٢﴾ حالانکہ یہ قرآن تو سارے جہان والوں کے لیے نصیحت ہے رکوع [٢]

69: سورۃ الحاقّۃ

ترتیبِ تلاوت	نام سورۃ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
69	سُوْرَةُ الْحَاۗقَّة	مکی	2	52	29	تَبٰرَكَ الَّذِیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیات نمبر 1 تا 24 میں بیان کہ قیامت ایک اٹل حقیقت ہے۔نافرمان قوموں کی تاریخ کی گواہی کہ اس حقیقت کو جھٹلانے والی قوموں کو اللہ کے عذاب نے گھیر لیا۔ قیامت کا ایک منظر جب اہل ایمان جنت کے باغوں میں اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

اَلْحَاۗقَّةُ ۝١ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝٢ لازماً واقع ہونے والی حقیقت، وہ لازماً واقع ہونے والی حقیقت کیا ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝٣ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ لازماً واقع ہونے والی حقیقت کیا ہے كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝٤ ثمود اور عاد نے اس اچانک ٹوٹ پڑنے والی آفت کو جھٹلایا فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝٥ سو ثمود تو ایک ہولناک آواز سے ہلاک کر دیئے گئے وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝٦ اور رہے عاد تو انہیں ایک انتہائی تند و تیز آندھی سے ہلاک کر دیا گیا سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧ اللہ نے اس آندھی کو ان پر متواتر سات راتیں اور آٹھ دن مسلط کئے رکھا، تم دیکھتے کہ وہ زمین پر اس طرح گرے ہوئے تھے جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ

بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾ پھر کیا تمہیں ان میں سے اب کوئی باقی بچا ہوا نظر آتا ہے؟ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾ اور اسی طرح فرعون اور اس سے پہلی قوموں نے اور الٹی ہوئی بستی والوں نے بڑے بڑے جرائم کا ارتکاب کیا تھا فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿١٠﴾ ان سب لوگوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان سب کو بڑی سختی کے ساتھ پکڑا اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ پھر جب طوفان نوح کا پانی حد سے بڑھ گیا تو ہم نے تمہیں ایک تیرتی ہوئی کشتی میں سوار کرادیا لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿١٢﴾ تاکہ اس واقعہ کو تمہارے لیے ایک سبق آموز یادگار بنادیں اور یاد رکھنے والے کان اسے محفوظ رکھیں۔ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾ پھر جب صور میں ایک دفعہ پھونک ماردی جائے گی اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک ہی ضرب میں ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾ پس اس دن وہ واقع ہونے والی چیز واقع ہو جائے گی وَ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس دن بالکل کمزور ہو جائے گا وَّ الْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَ يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾ اور فرشتے اس کے کنارے پر آجائیں گے اور آپ کے رب کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہونگے يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ اس دن تم

سب اللہ کے حضور پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات بھی اس سے چھپی نہ رہے گی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾ پھر جس شخص کو اس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ خوش ہو کر لوگوں سے کہے گا کہ یہ دیکھو میرا اعمال نامہ، اسے پڑھو! اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾ مجھے تو پہلے ہی یقین تھا کہ ایک دن میرا حساب ضرور میرے سامنے آئے گا فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾ پھر وہ عالی مقام جنت میں ایک پسندیدہ اور عیش والی زندگی گزارے گا جہاں پھل اور میووں کی شاخیں جھکی ہوئی ہوں گی كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اب تم خوب مزے سے کھاؤ اور پیو، یہ صلہ ہے تمہارے ان اعمال کا جو تم گزری ہوئی زندگی میں کرتے رہے تھے

آیات نمبر 25 تا 52: پچھلی آیات میں قیامت کا وہ منظر بیان کیا گیا تھا جب اہل ایمان جنت کے باغوں میں اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ اِن آیات میں قیامت کا وہ منظر جب کفار کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ قرآن کی عظمت و صداقت کا بیان کہ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے بلکہ اللہ کا کلام ہے جسے ہمارے ایک معزز فرشتے نے لا کر رسول اللہ (ﷺ) کو سنایا ہے۔ جو لوگ اس کی تکذیب کر رہے ہیں وہ ایک دن دردناک انجام سے دوچار ہوں گے۔

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ۬ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ اور جس شخص کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ کاش! میرا اعمال نامہ مجھے دیا ہی نہ جاتا وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ اور مجھے یہ معلوم ہی نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے؟ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ کاش! موت ہی میرا خاتمہ کر دیتی مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ افسوس! میرا مال بھی آج میرے کچھ کام نہ آیا هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ میری قوت و سلطنت بھی مجھ سے جاتی رہی خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ فرشتوں کو حکم ہو گا کہ اسے پکڑ کر اس کی گردن میں طوق ڈال دو، پھر اسے جہنم میں جھونک دو ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ پھر ایک ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں اسے جکڑ دو اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَ لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ کیونکہ نہ تو یہ بڑی عظمت والے اللہ پر یقین رکھتا تھا اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی دوسروں کو ترغیب دیتا تھا، مسکینوں کو خود کھانا کھلانا تو بہت دور کی بات ہے فَلَيْسَ لَهُ

الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ سو آج یہاں نہ اس کا کوئی غم خوار دوست ہے اور نہ کھانے کے لئے پیپ کے سوا کوئی اور چیز، ایسا کھانا کہ جسے کوئی بھی نہ کھائے سوائے گناہگاروں کے

رکوع [۱] فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ سو میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جو تمہیں نظر آتی ہیں اور ان چیزوں کی بھی جو تمہیں نظر نہیں آتیں اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۴۰﴾ بلاشبہ یہ قرآن ایک معزز پیغام رساں نے لاکر سنایا ہے، قرآن کو جو در اصل اللہ کا کلام ہے، ایک معزز فرشتہ جبرئیل نے لاکر ہمارے رسول محمد (ﷺ) کو سنایا ہے وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے لیکن تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو وَ لَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے لیکن تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۳﴾ یہ تو رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا کلام ہے وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ ﴿۴۶﴾ اور اگر نبی (ﷺ) نے خود کوئی بات بنا کر ہماری طرف منسوب کی ہوتی تو ہم انہیں پوری قوت سے پکڑ لیتے اور پھر ان کی شہ رگ کاٹ دیتے فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ﴿۴۷﴾ پھر تم میں سے کوئی بھی ہمیں اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا کسی غلط بات کو اللہ کی طرف منسوب کرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کی سزا سے کوئی نہیں بچ سکتا وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾ بلاشبہ یہ

قرآن پرہیز گاروں کے لئے سراسر نصیحت ہے وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ۝٤٩ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ اس قرآن کو جھٹلانے والے بھی ہیں وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۝٥٠ لیکن کافروں کا یہ رویہ ایک دن اُن کے لئے حسرت وندامت کا باعث بن جائے گا وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ۝٥١ حالانکہ بلا شک وشبہ یہ قرآن سراسر حق اور یقینی ہے فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ۝٥٢ سو اے نبی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) ! آپ اپنے رب کے نام کی تسبیح کرتے رہیں جو بہت عظمت والا ہے رکوع [۲]

70:سورة ال معارج

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
70	سُوْرَةُ الْمَعَارِج	مکی	2	44	29	تَبٰرَكَ الَّذِیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آیات نمبر 1 تا 18 میں ان کفار کو فہمائش جو طنزاً کہتے تھے کہ قیامت کیوں نہیں آتی۔ رسول اللہ (ﷺ) کو ان کفار کی باتوں پر صبر کی تلقین۔ کفار کی یقین دہانی کے لئے قیامت کے دن کی تصویر کشی جب مجرم اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے اپنی ہر چیز فدیہ میں دینا چاہیں گے لیکن ناکامی ان کا مقدر بن چکی ہو گی۔

سَاَلَ سَآىِٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝١ ایک سائل نے اس عذاب کا جلدی مطالبہ کیا جو قطعی طور سے واقع ہونے والا ہے لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝٢ سو وہ جان لے کہ اس عذاب کو کافروں سے کوئی روکنے والا نہیں ایک مشرک نے طنزاً کہا تھا کہ اگر قیامت حق ہے تو وہ کیوں نہیں آجاتی مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ۝٣ یہ عذاب اللہ کی طرف سے آئے گا جو بہت بلند درجات کا مالک ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝٤ ملائکہ اور روح اس کی طرف ایک ایسے دن میں صعود کرتے ہیں جس کی مقدار دنیا کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے آیت متشابہات، اس کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝٥ سوائے نبی (ﷺ)! آپ اس بارے میں حرف شکایت زبان پر لائے بغیر انتہائی صبر و تحمل سے کام لیجئے اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝٦ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝٧ بے شک یہ

کفار اس دن کو بہت دور سمجھتے ہیں لیکن ہم اسے بہت قریب دیکھ رہے ہیں يَوْمَ

تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿٨﴾ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ جس دن آسمان کا

رنگ پگھلے ہوئے تانبے کی مانند سرخ ہو جائے گا اور پہاڑ دُھنی ہوئی اُون کی طرح ریزہ

ریزہ ہو جائیں گے وَ لَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿١٠﴾ اور کوئی دوست اپنے کسی

گہرے دوست کا حال تک نہ پوچھے گا يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ

مِنْ عَذَابِ يَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿١١﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيْهِ ﴿١٢﴾ وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ

تُـْٔوِيْهِ ﴿١٣﴾ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿١٤﴾ حالانکہ وہ ان کی نظروں

کے سامنے موجود ہوں گے لیکن مجرم تمنا کرے گا کہ کاش اس دن کے عذاب سے

بچنے کے لئے اپنے بیٹوں کو اپنی بیوی اور اپنے بھائیوں کو اور اپنے ان تمام خاندان

والوں کو جو ہر مشکل وقت میں اسے پناہ دیتے تھے بلکہ روئے زمین کے تمام لوگوں کو

فدیہ میں دے کر خود نجات حاصل کر لے كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً

لِّلشَّوٰى ﴿١٦﴾ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو گا! وہاں تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپٹ ہو گی جو جسم

کی کھال تک کھینچ لے گی تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰى ﴿١٧﴾ وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿١٨﴾ وہ ہر

اس شخص کو پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی جس نے حق سے منہ موڑا اور پیٹھ پھیری

تھی، مال جمع کیا اور اسے سنبھال کر رکھتا رہا تھا۔

آیات نمبر 19 تا 44 میں اس حقیقت کا اظہار کہ انسان بہت بے صبر ہے۔ نیک اعمال کرنے والے اہل ایمان کے لئے جنت کے باغوں کی بشارت۔ کفار کے اس خیال کی تردید کہ جس طرح وہ اس دنیا میں عیش و آرام سے زندگی گزار رہے ہیں، انہیں آخرت میں بھی ایسا ہی عیش و آرام میسر ہو گا۔ اس بات کی یقین دہانی کہ قیامت ضرور آئے گی اور قیامت کا ایک منظر۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾ جلد بازی اور بے صبری انسان کی سرشت میں شامل ہیں، جب اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بہت جلد گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ مگر وہ نمازی اس عیب سے بچے ہوئے ہیں جو ہمیشہ اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں وَ الَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ اور جن کے مال میں ایک حصہ مقرر ہے مانگنے والے محتاجوں کا بھی اور ان غریبوں کا بھی جو کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے وَ الَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ اور وہ لوگ جو روز جزا پر یقین رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں، بے شک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى

اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ اور وہ لوگ جو

اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں بجز اپنی بیویوں اور اپنی مملوکہ کنیزوں سے کہ

ان کے معاملہ میں ان پر کوئی ملامت نہیں فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ لیکن جو لوگ اس کے علاوہ کچھ اور طلب کریں تو ایسے ہی لوگ

حد سے بڑھنے والے ہیں وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ

الَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں کی حفاظت اور

اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی شہادتوں کے معاملہ میں راست بازی پر

قائم رہتے ہیں وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اور وہ لوگ جو اپنی

نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ یہی لوگ ہیں جو

عزت و احترام کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے رکوع [۱] فَمَالِ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اے

نبی (ﷺ)! ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ دائیں اور بائیں سے گروہ در گروہ آپ

کے پاس دوڑے چلے آ رہے ہیں ؟ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ

جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ کیا ان کافروں میں سے ہر ایک یہ توقع کرتا ہے کہ اسے بھی اہل

ایمان کی طرح نعمتوں سے بھری جنت میں داخل کر دیا جائے گا ؟ کفار کی ایک جماعت

رسول اللہ (ﷺ) کے گرد جمع ہو جاتی، وہ لوگ آپ کا کلام سنتے اور مذاق اڑاتے کہ اگر یہ

مسلمان جنت میں جائیں گے تو ہم ان سے پہلے جائیں گے كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا

يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ نہیں ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا! ہم نے جس چیز سے انہیں پیدا کیا ہے اسے یہ خود بھی جانتے ہیں

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِرَبِّ الۡمَشٰرِقِ وَ الۡمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوۡنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰۤی اَنۡ نُّبَدِّلَ خَیۡرًا مِّنۡهُمۡ ۙ وَ مَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِیۡنَ ﴿۴۱﴾ سو میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی، کہ ہم اس بات پر قادر ہیں کہ ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ لے آئیں اور ہم ایسا کرنے سے عاجز نہیں ہیں

فَذَرۡهُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَ یَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَهُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۴۲﴾ سو اے نبی (ﷺ)! آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے کہ وہ اپنی بے ہودہ باتوں اور کھیل تماشے میں مشغول رہیں یہاں تک کہ عذاب کا وہ دن آ پہنچے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے

یَوۡمَ یَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ سِرَاعًا کَاَنَّهُمۡ اِلٰی نُصُبٍ یُّوۡفِضُوۡنَ ﴿۴۳﴾ اس دن یہ قبر سے نکل کر میدان حشر کی طرف اس طرح دوڑیں گے جیسے کسی پہلے سے مقرر شدہ نشان کی طرف دوڑے جا رہے ہوں

خَاشِعَةً اَبۡصَارُهُمۡ تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِکَ الۡیَوۡمُ الَّذِیۡ کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۴۴﴾ ان کی نظریں جھکی ہوئی اور چہرے پر ذلّت چھائی ہو گی، یہی وہ دن ہو گا جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے رکوع [۲]

71:سورۃ نوح

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	رکوع نمبر	آیات شمار	پارہ شمار	نام پارہ
71	سُوْرَةُ نُوْح	مکی	2	28	29	تَبٰرَكَ الَّذِىْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس سورت میں حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ ایک طرف رسول اللہ (ﷺ) کو تسلی و تشفی کہ تبلیغ دین ایک بہت مشکل اور صبر آزما کام ہے تو دوسری طرف مشرکین مکہ کو انتباہ کہ جو لوگ اللہ کے رسول کی تکذیب کرتے ہیں وہ بہر حال خسارہ میں رہتے ہیں۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ① بے شک ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور حکم دیا کہ اپنی قوم کے لوگوں کو خبردار کردے قبل اس کے کہ ان لوگوں پر ایک دردناک عذاب آپہنچے قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ② سو انہوں نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگوں! بلاشبہ میں تمہارے لئے واضح طور سے خبردار کرنے والا پیغمبر ہوں اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَطِيْعُوْنِ ③ اور تم سے کہتا ہوں کہ اللہ کی بندگی اختیار کرو، اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ایسا کروگے تو اللہ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک مہلت عطا کردے گا اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④ حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پھر اس میں ایک

لمحہ کے لئے بھی تاخیر نہیں کی جا سکتی، کاش تمہیں اس کا علم ہو جاتا قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ
قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَہَارًا ۙ﴿۵﴾ بالآخر نوح علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب! میں
رات دن انہیں توحید کی دعوت دیتا رہا فَلَمۡ یَزِدۡہُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ لیکن
میری دعوت کا صرف یہی اثر ہوا کہ ان کی سرکشی بڑھتی ہی گئی وَ اِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُہُمۡ
لِتَغۡفِرَ لَہُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَہُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَ اسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَہُمۡ وَ اَصَرُّوۡا وَ
اسۡتَکۡبَرُوا اسۡتِکۡبَارًا ۚ﴿۷﴾ اور جب بھی میں نے انہیں تیری طرف رجوع کرنے کے
لئے بلایا تاکہ تُو انہیں بخش دے تو انہوں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور اپنے منہ
کپڑے سے ڈھانک لئے اور بڑے تکبر سے کفر ہی پر اصرار کرتے رہے ثُمَّ اِنِّیۡ
دَعَوۡتُہُمۡ جِہَارًا ۙ﴿۸﴾ پھر میں نے پکار پکار کر انہیں تیرا پیغام پہنچایا ثُمَّ اِنِّیۡۤ اَعۡلَنۡتُ
لَہُمۡ وَ اَسۡرَرۡتُ لَہُمۡ اِسۡرَارًا ۙ﴿۹﴾ پھر میں نے انہیں اعلانیہ بھی سمجھایا اور علیحدگی میں
انفرادی طور سے بھی فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ﴿ۙ۱۰﴾ میں نے ان
سے یہ بھی کہا کہ اپنے رب سے مغفرت طلب کرو، بے شک وہ بہت مغفرت کرنے والا
ہے یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا ﴿ۙ۱۱﴾ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش
برسائے گا وَّ یُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ
اَنۡہٰرًا ﴿ؕ۱۲﴾ اور تمہیں مال اور اولاد دے کر تمہاری مدد کرے گا، تمہیں بہت سے باغات
عطا کر دے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کر دے گا مَا لَکُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ
وَقَارًا ﴿ۚ۱۳﴾ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت و وقار کا بھی لحاظ نہیں کرتے وَ قَدۡ
خَلَقَکُمۡ اَطۡوَارًا ﴿۱۴﴾ اور تم اس حقیقت پر غور نہیں کرتے کہ اس نے کس طرح تمہیں

مختلف مراحل سے گزار کر پیدا کیا ہے اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ نے کس طرح سات آسمانوں کو ایک دوسرے کے اوپر
بنایا ہے وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ اور آسمان میں
چاند کو روشن اور سورج کو چراغ بنایا ہے وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ اور
اللہ نے کس اہتمام سے تمہیں زمین ہی سے نباتات کی طرح پیدا کیا ہے ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ
فِيْهَا وَ يُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ پھر وہ تمہیں اسی زمین میں واپس لے جائے گا اور روز
قیامت پھر اسی زمین سے تمہیں باہر نکالے گا وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾
لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ اور اللہ نے زمین کو تمہارے لیے فرش کی طرح
ہموار بنا دیا تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں پر چل پھر سکو رکوع [۱] قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ
اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ بالآخر
نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب! ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اور
اپنی قوم کے ایسے لوگوں کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے فائدہ کی بجائے ان
کے نقصان ہی میں اضافہ کیا وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ ان لوگوں نے بڑے
بڑے مکر و فریب کئے وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا
سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿۲۳﴾ اور یہ سردار اپنی پیروی کرنے والوں
سے ہمیشہ کہتے رہے کہ اپنے معبودوں کو کبھی نہ چھوڑنا، نہ ودّ کو چھوڑنا، نہ سواع کو، اور
نہ یغوث کو، نہ یعوق کو اور نہ نسر کو چھوڑنا وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ۬ وَ لَا تَزِدِ
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ان سرداروں نے بہت سے لوگوں کو

گمراہ کر دیا ہے، تو اے میرے رب! اب تُو بھی ان ظالموں کی گمراہی میں ہی اضافہ
کر دے مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وہ سب لوگ اپنے گناہوں کی پاداش میں غرق کئے گئے اور
بالآخر آگ میں داخل کر دئے گئے، پھر انہوں نے اللہ کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہ
پایا وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اور نوح
علیہ السلام نے یہ بھی کہا کہ اے میرے رب! ان کافروں میں سے اب کسی کو زندہ نہ
چھوڑ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾
اگر تو نے انہیں زندہ چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی اولاد بھی
سخت بدکار اور کافر ہی ہو گی رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ
مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ اے میرے رب! مجھے، میرے والدین کو اور
ہر اس شخص کو جو مومن کی حیثیت سے میرے گھر میں داخل ہو جائے اور تمام
مومن مَردوں اور عورتوں کو بخش دے نوح علیہ السلام نے نہ صرف اس وقت موجود اپنی
قوم کے مومن لوگوں کے لئے دعا کی بلکہ قیامت تک آنے والے تمام مومن مَردوں اور عورتوں
کی مغفرت کے لئے بھی دعا فرمائی وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ اور ان ظالموں
کے لئے تباہی کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر رکوع [۲]

72:سورۃ الجن

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	رکوع نمبر	آیات شمار	پارہ شمار	نام پارہ
72	سُوْرَةُ الْجِنّ	مکی	2	28	29	تَبٰرَكَ الَّذِیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیت نمبر 1 تا 15 میں ایک واقعہ کا ذکر جب جنات کی ایک جماعت نے رسول اللہ (ﷺ) کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا اور اس پر ایمان لے آئے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ اے نبی (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے مجھے قرآن پڑھتے ہوئے غور سے سنا، پھر واپس جا کر اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سنا ہے يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے، سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائیں گے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾ اور بیشک ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، نہ اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ نادان لوگ اللہ کے بارے میں جھوٹی اور ناحق باتیں کہتے رہتے ہیں وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۵﴾ اور ہمارا تو یہی

گمان تھا کہ انسان اور جنات، اللہ کے بارے میں کبھی جھوٹ نہیں بول سکتے وَّ اَنَّهٗ

كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾

اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے، سو اس

طرح ان انسانوں نے ان جنات کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا عہد جاہلیت میں سفر کے دوران

جب لوگ کسی جنگل یا غیر آباد جگہ سے گزرتے تو کہتے تھے کہ ہم اس جنگل کے جنات کے سردار

کی پناہ میں آتے ہیں تاکہ وہ ہماری حفاظت کرے وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾ اور یہ کہ انسانوں نے بھی ویسا ہی گمان کر لیا تھا جیسا تم

لوگوں نے کیا ہے، کہ اب اللہ کسی کو رسول بنا کر نہیں بھیجے گا وَّ اَنَّا لَمَسْنَا

السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿۸﴾ اور جب ہم نے آسمان

کا جائزہ لیا تو دیکھا کہ اب وہ سخت پہرہ داروں اور شعلوں سے بھرا ہوا ہے وَّ اَنَّا

كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا

رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ اور یہ کہ پہلے تو ہم آسمانی خبریں سننے کے لئے آسمان کے بعض ٹھکانوں

میں جا بیٹھا کرتے تھے مگر اب اگر کوئی ایسا کرنا چاہے تو ایک شعلہ کو گھات میں لگا ہوا

پاتا ہے وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ

رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ اس سخت پہرے کے انتظام کا مقصد زمین

والوں کو کوئی نقصان پہنچانا ہے یا ان کا رب انہیں راہ راست دکھانا چاہتا ہے وَّ اَنَّا

مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ اور یہ کہ ہم میں

سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ غیر صالح، غرض ہم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے

ہیں وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ اور

یہ کہ اب ہم نے سمجھ لیا کہ نہ تو ہم زمین میں رہ کر اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ آسمان

کی طرف بھاگ کر وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ

فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو اس

پر ایمان لے آئے، پس جو شخص بھی اپنے رب پر ایمان لائے گا اسے کسی حق تلفی یا

ظلم کا خوف نہ ہو گا وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ

فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ اور یہ کہ ہم میں سے بعض فرماں بردار بن گئے ہیں اور

بعض نافرمان بھی ہیں، پھر جو کوئی فرمانبردار بن گیا تو ایسے ہی لوگوں نے نجات کی راہ

تلاش کر لی وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ اور جو نافرمان ہیں سو

وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے یہاں جنات کا حوالہ ختم ہو گیا۔

آیت نمبر 16 تا 28 میں قریش سے خطاب اور انہیں فہمائش کہ اگر وہ شرک سے باز آجائیں تو ان پر نعمتوں کی بارش ہو گی۔ مشرکین کو انتباہ کہ رسول اللہ (ﷺ) کا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے، اس پر عمل نہ کرنے والے نافرمانوں کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ قیامت کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔

وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ اور میرے پاس یہ وحی بھی بھیجی گئی ہے کہ اگر لوگ سیدھی راہ پر قائم ہو جاتے تو ہم انہیں وافر پانی سے خوب سیراب کرتے تاکہ ہم اس نعمت کے ذریعہ ان کی آزمائش کریں یہ دنیاوی زندگی ایک امتحان ہے، یہاں ہر مصیبت اور ہر نعمت اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اس کا مقصد آزمائش ہی ہے وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ اور جو شخص اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیر لے گا تو اللہ اسے نہایت سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾ اور یہ بھی وحی کی گئی ہے کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں، پس مسجدوں میں اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پکارو وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾ اور یہ کہ جب اللہ کا یہ بندہ مسجد میں صرف اللہ ہی کی عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو لگتا ہے کہ یہ لوگ اُس پر ٹوٹ پڑیں گے، رسول اللہ (ﷺ) جب مسجد الحرام میں قرآن پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو انہیں تنگ کرنے کے لئے مشرکین کا ایک جم غفیر جمع ہو جاتا تھا رکوع [1] قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا

رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ اے نبی (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۵ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو کوئی مجھے اللہ کی گرفت سے بچا سکتا ہے اور نہ میرے لئے اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ ہے اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ البتہ میرا کام اللہ کے احکامات اور اس کا پیغام لوگوں تک پہنچا دینا ہے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ اب جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو بلاشبہ اس کے لئے جہنم کی آگ ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہمیشہ اس آگ میں رہیں گے حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ یہاں تک کہ جب یہ لوگ اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کون تعداد میں کم ہے قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کہہ دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ جس عذاب کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے کوئی دور کی مدت مقرر فرماتا ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وہی غیب کا جاننے والا ہے اور وہ

اپنے غیب کے علم سے کسی کو آگاہ نہیں کرتا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ
يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ﴿۲۷﴾ ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر
کو، تو انہیں اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ اس وحی کو لانے والے فرشتوں کے آگے اور
پیچھے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ
بِمَا لَدَيْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۧ﴿۲۸﴾ اور یہ انتظام اس بات کو یقینی بنانے
کے لئے کیا جاتا ہے کہ پیغام پہنچانے والے فرشتے اپنے رب کا پیغام اس کے رسول
تک بحفاظت پہنچادیں اور اللہ ان پہرہ داروں کے تمام احوال کا احاطہ کئے ہوئے ہے
اور اس نے تو ہر چیز کو فرداً فرداً شمار کر رکھا ہے رکوع [۲]